انٹرویو: ذیشان سرور

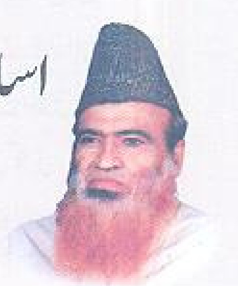

اسلام میں اجتماعی شناخت کی بنیاد نظریہ ہے

مولانا یوسف قریشی

خطیب مسجد مہابت خان مشیر وفاقی شرعی عدالت

اسلام میں اجتماعیت کی اساس کیا ہے؟

اسلام میں اجتماعیت کی اساس نظریہ اسلام ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں'' تو جہاں کوئی شخص کلمہ پڑھتا ہے، تو وہ دوسرے مسلمان کا بھائی بن جاتا ہے۔ یہ اساس ہمارے دین کی ہے اور اسی لیے اللہ نے فرمایا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ''اللہ کے دین پر اکٹھے ہو جاؤ اور اس کی رسی تھام لو اور فرقے فرقے نہ ہنو'' اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے اگر جسم کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم دردمند ہو جاتا ہے'' تو مسلمان چاہے جہاں بھی ہیں چاہے چین، امریکہ یا پاکستان میں ہیں وہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، اور ان کی اجتماعی اساس کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

اجتماعی شناخت کی اساس نظریہ ہے یا جغرافیہ؟

اجتماعی شناخت کی اساس نظریہ ہے۔ اس نظریہ پر سب مسلمان دنیا میں اکٹھے ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں اور جب بھی امت مسلمہ کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں مثلاً ڈنمارک سے شائع ہونے والے رسول اللہ ﷺ کے نازیبا کارٹون کے سلسلے میں تمام دنیا کے مسلمان مذمت واحتجاج کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔

اس وقت نقطہ نظر یہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی شناخت دنیا میں ٹکراؤ کا سبب ہے۔ کیا ہندوستان کے پس منظر میں سیکولر نظام حکومت شناخت کے موضوع کو حل نہیں کرتا؟

سیکولر ازم سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ ہندوستان میں سیکولر نظام قائم ہے، لیکن وہاں فتنہ و فساد ہے اور مسلمانوں کی زندگیاں انہوں نے اجیرن کر رکھی ہیں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ اصل بات تو اسلام کی ہے، اسلام دین محبت ہے، پیار کی بات کرتا ہے، اسلام کے بغیر مسلمان سوچ نہیں سکتا کہ وہ امن سے رہے گا اگر اسلام ہوگا تو سب مسلمان امن وچین کی زندگی گزار سکیں گے اور دنیا میں غالب رہیں گے اور اگر اسلام سے متعلق انہوں نے سستی و کمزوری دکھائی تو موجودہ صورتحال کی طرح زوال وپستی میں رہیں گے۔

مسلم قومیت کا تصور برصغیر پاک و ہند کے پس منظر میں ابھرا لیکن دوسرے مسلم ممالک میں یہ موجود نہیں؟

یہ بات صحیح ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا نظریہ اور مسلم قومیت کا تصور بڑی تیزی سے پھیلا اور پھولا۔ دوسرے ممالک میں اس کی ضرورت اس لیے پیش نہیں آئی کہ وہاں مسلمان غالب اکثریت میں تھے۔ جبکہ ہندوستان میں ہندو اکثریت میں تھے اس لیے مسلمانوں کو اپنی شناخت واختیار کے لیے اس نظریہ کو پھیلانا پڑا اور الحمدللہ ایسا ہوا کہ مسلمانوں کی قربانی و پرخلوص جذبات کے نتیجے میں اللہ نے ایک عظیم الشان سرزمین پاکستان کی صورت میں مسلمانوں کو عنایت کی۔ یہ سرزمین اللہ کی امانت ہے اور پاکستان تب ہی کامیاب ہوگا جب اس میں نظریہ پاکستان کو بنیاد بنایا جائے گا اور عمل کیا جائے گا۔

امت یا ملت کا تصور ارتقاء پذیر تصور ہے اور یہ سیاسی شناخت کے تصور میں ابھرا۔ لیکن اہل علم نے اسے مذہبی تصور میں سمجھا؟

امت اور ملت کا تصور مذہبی ہے اور اس تصور کی روشنی میں مسلمان اسلام کو تھام کر اور اس کا پرچم بلند کر کے دنیا میں پہلے سے پھیلتے رہے ہیں اور اب بھی پھیل رہے ہیں اگر اسلام کو چھوڑ کر سیاست اور دیگر نظریات کا شکار ہو جائیں گے، تو ان سے ان کا بنیادی نظریہ چھن جائے گا اور اگر بنیادی نظریہ قائم نہیں رہے گا، تو ان کی شناخت بھی قائم نہیں رہے گی۔

ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں علامہ اقبال اور علمائے دیوبند کا اختلاف تھا کیا وہ بنیادی طور پر شناخت کا مسئلہ تھا؟

علمائے دیوبند کے ایک طبقے کا علامہ اقبال کے نظریات سے اختلاف تھا۔ لیکن علمائے دیوبند کے ایک غالب طبقے کا علامہ اقبال کے تصور سے اتفاق تھا۔ علامہ اقبال اسلام کی بات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اسلام کے نام پر اجتماعیت ہونی چاہیے۔ اسلامی اجتماعیت میں قوم اور جغرافیہ کا کوئی تصور نہیں۔